جادوئی سرکس
مصنف : شکھا مکرجی
CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

# جادوئی سرکس

مصنف : شاکھا مکرجی
مصوّر : ہریندر سنگھ
مترجم : آصف نقوی

چلڈرن بک ٹرسٹ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان بچوں کا ادبی ٹرسٹ
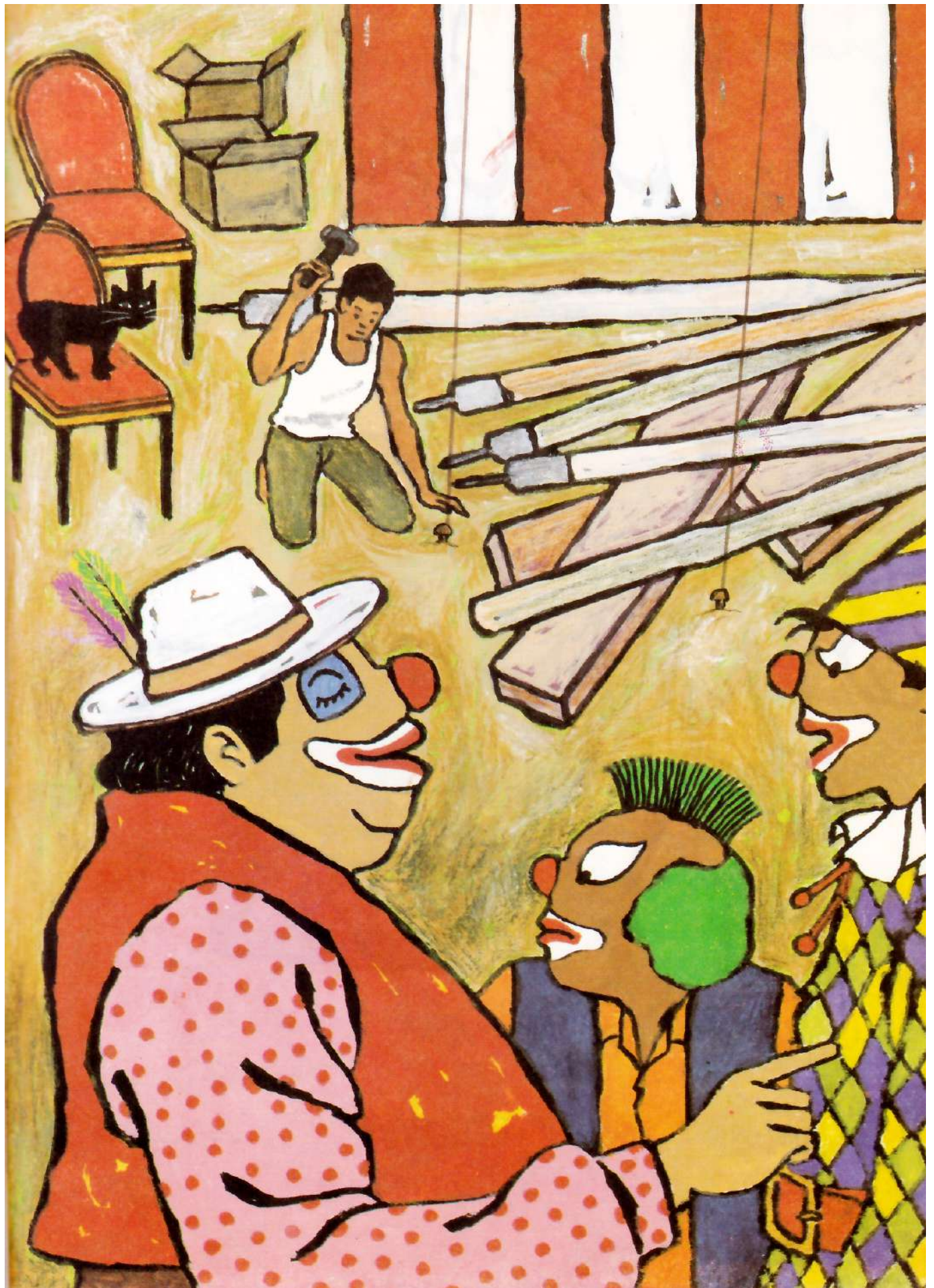
سنجو مایوس تھا۔ "مجھے واقعی بے حد افسوس ہے" اس کی ماں بولی۔ "شاید تمہارے پاپا اپنا دورہ ملتوی نہیں کر سکے۔ اگر مجھے معلوم ہو تا تو میں خود تمہیں سرکس لے جاتی"۔
"کوئی فرق نہیں پڑتا، ماں" سنجو نے جواب دیا، لیکن ماں اور بیٹے دونوں جانتے تھے کہ فرق پڑتا ہے۔ اگلے دن ہر کسی کی زبان پر سرکس کے چرچے ہوں گے ........... ہر کسی کی زبان پر، سنجو کے علاوہ۔ پاپا نے اس شام کے آخری شو میں اسے سرکس لے جانے کا وعدہ کیا تھا لیکن اچانک انھیں ضروری کام سے کلکتہ جانا پڑا۔ ماں کام پر سے دیر سے لوٹیں لہٰذا سنجو سرکس نہ دیکھ سکا۔
لال قلعہ کے سامنے میدان میں سرکس کا سازو سامان اکھاڑا جارہا تھا۔ شیر چیتے کے کنبے نے ہمیشہ کی طرح کسی قسم کے تعاون سے انکار کر دیا تھا اور سارے کے سارے لیٹ کر خراٹے لینے میں مصروف تھے۔ تین جوکر موٹو، چھوٹو اور ببّل گم ہمیشہ کی طرح ایک جگہ جمع ہوئے تھے۔ اس مرتبہ یہ تینوں اپنے آپ کو شمار کرنے میں جھگڑ رہے تھے۔ "تم وہاں کھڑے ہو جاؤ"۔ موٹو نے چھوٹو سے کہا اور تم وہاں" اس نے ببّل گم کو اشارہ کیا۔ "اس طرح تم دو ہوئے ...... "لیکن تمام اخبارات میں تو ہماری تعداد تین بتائی جاتی ہے ......"۔

''ظاہر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے ایک پوشیدہ ہے''۔ چھوٹو نے خوشی سے چیخ کر کہا۔
ادھر سنجو اپنے بستر پر جاگ رہا تھا اور اسی سرکس کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے وہ نہیں دیکھ سکا تھا۔ دور کہیں سے ہلکی سی سرسراہٹ اور مدّھم موسیقی کی آواز پر وہ چونک پڑا۔ حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے سنجو نے بستر سے چھلانگ لگائی اور وہ کھڑکی کے نزدیک پہنچ گیا۔
ان کا فلیٹ تیسری منزل پر تھا۔ سنجو نے نیچے گلی میں دیکھنے کے لیے اپنا چہرہ لوہے کی جالی سے بالکل ملا دیا۔
دو توانا گھوڑے جن کی گردنیں تنی ہوئی تھیں ایک عجیب و غریب اور ملے جلے جلوس کے آگے آگے چل رہے تھے۔ ایک گھوڑے کے پیچھے ایک بڑا بھورے رنگ کا کتّا بیٹھا ہوا تھا اور بڑی بے فکری
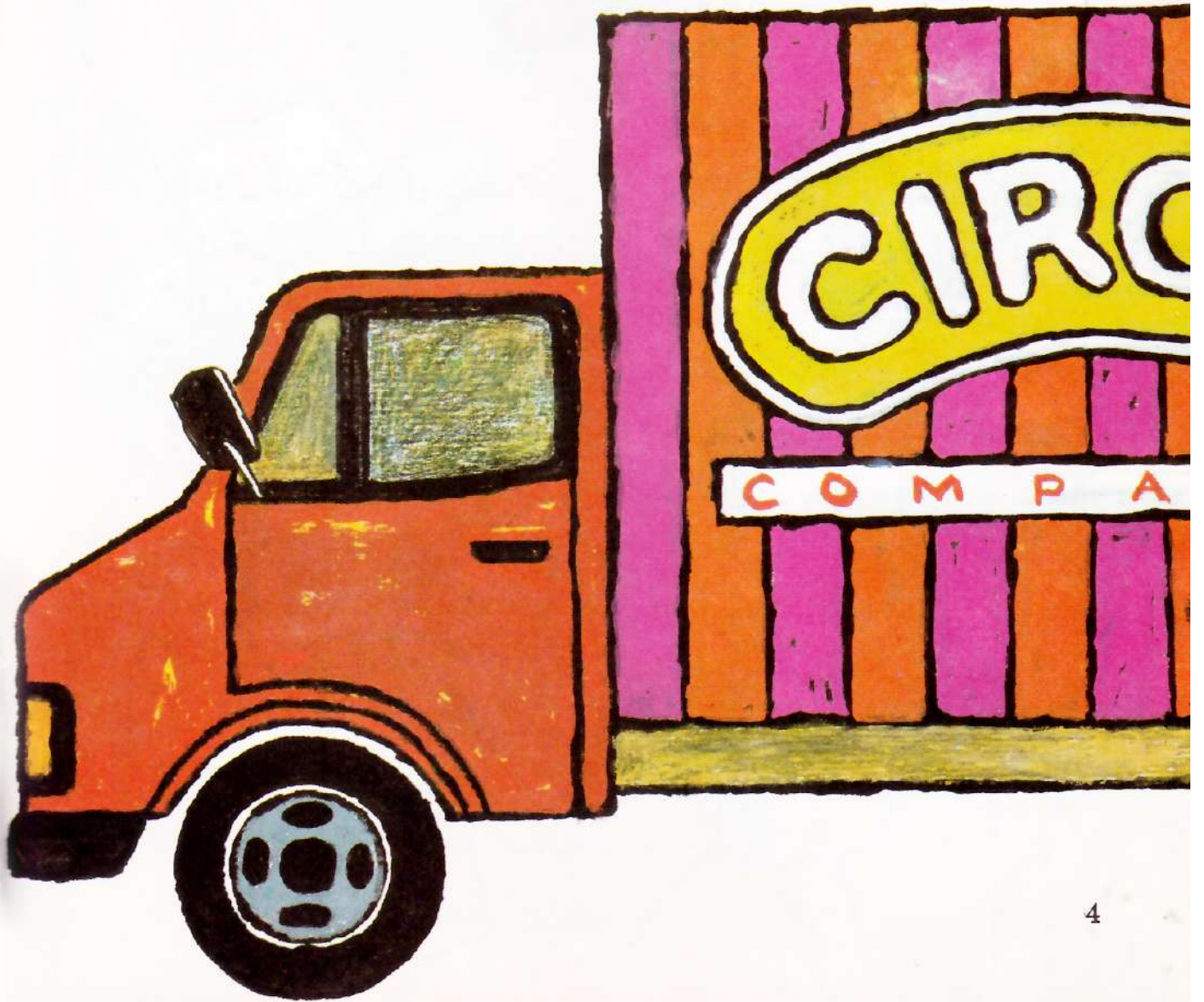
سے بانسری بجا رہا تھا۔ ان کے پیچھے ایک موٹر گاڑی تھی جو اپنے آپ چل رہی تھی۔ "یہ کیا معاملہ ہے ............" سنجو اپنے آپ سے زور سے بولا۔ "کوئی بھی آدمی نہیں ہے"۔

"وہ سب ہمارے پیچھے پیچھے ہیں"۔ ایک انتہائی نرم مگر بھرّائی ہوئی سی آواز سنجو نے پیچھے سے سنی۔

" اوئی !" سنجو کے منھ سے نکلا۔ وہ اپنے کمرے میں آواز سن کر اچھل پڑا تھا۔

اب وہ ایک ٹک ایک اصلی اور بھرپور تیندوے کو دیکھ رہا تھا جو بڑی شان سے اس کی کھڑکی کے فریم کے اوپر لیٹا ہوا تھا۔

اس بھاری بھرکم تیندوے نے اپنے منھ کے سامنے اپنا ایک بڑا سا پنجہ کر کے جماہی لی۔ پھر پردوں کو پکڑتے ہوئے آہستہ سے نیچے اتر آیا۔ زمین پر اترتے ہوئے اس کی دم فرش سے ٹکرا کر ہوا میں اچھلی تھی۔ " اوہ ! اس کے تو چوٹ آ گئی"۔ وہ چلّایا۔ یہ افسوس ناک بات ہے کہ ابھی تک مجھے نیچے چھلانگ لگانا نہیں آیا۔

CIRCUS
COMPANY
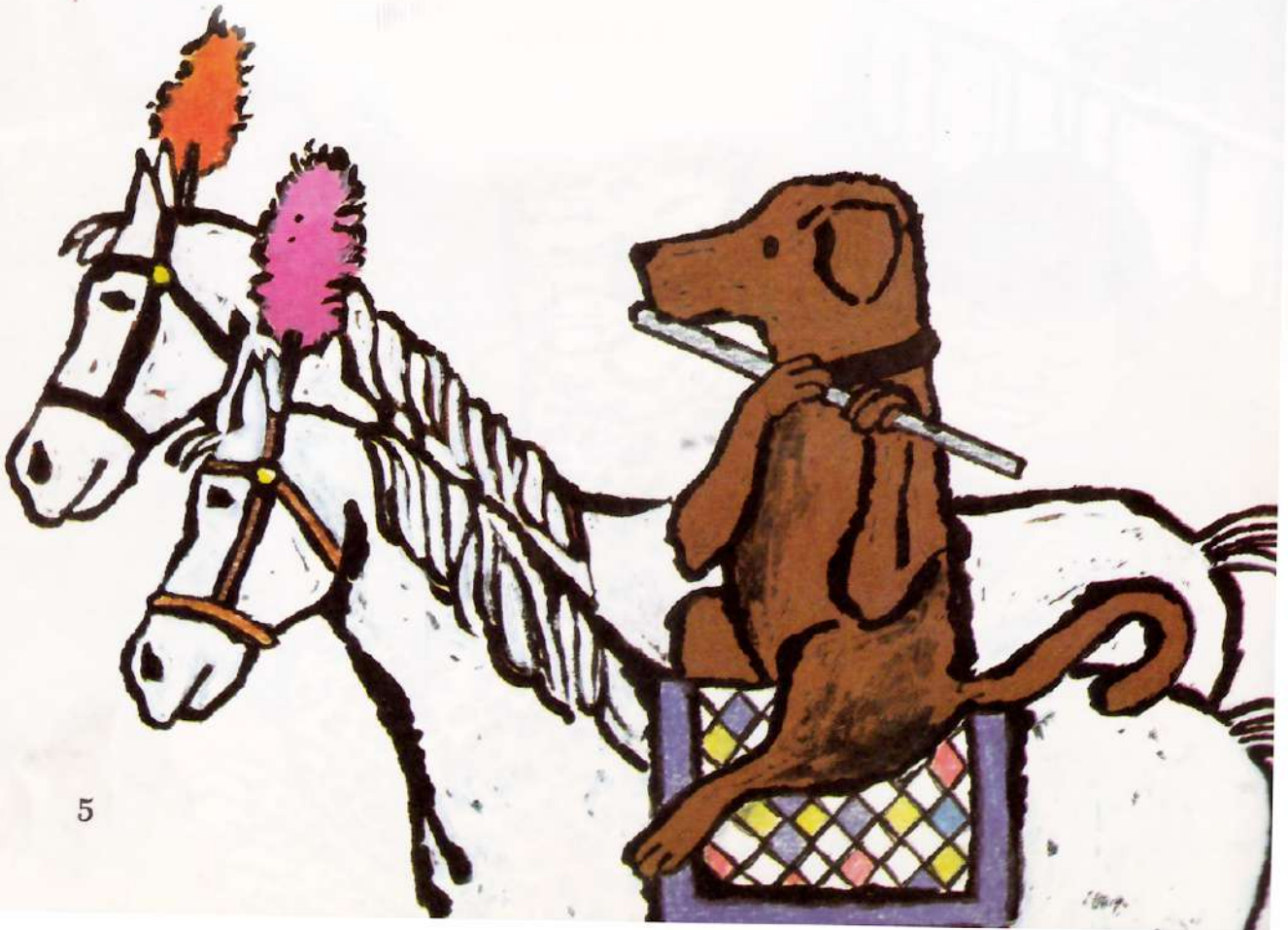
"تم وہاں چڑھے کیسے تھے؟" سنجو نے پوچھا۔
"میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ میں اوپر چڑھ نہیں سکتا!" تیندوے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"دھپ" بستر سے آواز آئی۔ سنجو نے مڑ کر دیکھا۔ اس نے شیر کے کنبے کو اپنے گرم بستر میں گہری نیند سوتے ہوئے دیکھا۔ شیر کے ایک بچّے نے سوتے سوتے اپنا ننھا ننھا سا سر اٹھایا اور بڑے قرینے سے تکیے کا سہارا لے کر سو گیا۔
آپ کیسے ......" سنجو کے منھ سے نکلا ہی تھا کہ کھڑکی کے باہر ایک شور اٹھا۔
سنجو نے دیکھا کہ کتّے نے اپنا جسم سکوڑ لیا ہے اور وہ سکڑے ہوئے جسم کے ساتھ لوہے کی جالی سے گذر رہا ہے۔ اس کے گلے میں بانسری پڑی ہے۔ اس کے پیچھے دوسری جانب بغیر ڈرائیور کی موٹر گاڑی ہوا میں معلق تھی اور اس کے چاروں پہیے گھوم رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ موٹر گاڑی اپنی جگہ پر ہلکے ہلکے اچھل رہی ہے۔
"مجھے اندر آنے دو، مجھے اندر آنے دو"۔ موٹر گاڑی سے آواز آئی۔
"سنجو نے بے بسی سے تیندوے کی جانب نظریں اٹھائیں۔
"ایسا کرو کہ تم اس سے بانسری بجانے کے لیے کہو" تیندوے نے کتّے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا، جو دیوار سے ٹکا ہوا تھا۔
پوچر.جی نام کے اس کتّے نے کچھ کہے بغیر بانسری بجانی شروع کر دی۔ اس کی آواز نے وہاں موجود تمام جانوروں پر انوکھا اثر ڈالا۔ سب سے پہلے وہ سبھی اپنے انگوٹھوں سے فرش پر تال دینے لگے اور اس کے بعد ان کے ہاتھ باقاعدہ طور سے اسی طرح جھٹکے لے کر اٹھنے لگے جیسے کہ کٹھ پتلی کے تماشے میں ہوتا ہے۔ تیندوے نے بھی ناچنا شروع کر دیا تھا۔ سنجو اور تیندوے نے اپنے قدم ملا کر ہلکا سا رقص شروع کر دیا تھا۔
اس عرصے میں یہ بھی ہوا تھا کہ کمرے کی دیواریں بھی جھومنے لگیں اور اس کے ساتھ پھیلنے بھی لگیں۔ لوہے کی جالی چوڑی ہوتی گئی یہاں تک کہ جادوگر.جی نام کی موٹر گاڑی اور اس کا کنبہ اور دونوں گھوڑے بھی بڑی آسانی سے کمرے کے اندر آ گئے۔ گہری سانس چھوڑتے ہوئے، بریک لگانے کی آواز آئی اور پھر موٹر گاڑی سنجو کے ڈیسک کے نزدیک کھڑی تھی۔
جادوگر.جی کی بیوی تارا دیوی نے کہا "اچھا بچّے! اب تم ہمیں اپنا بہترین کرتب دکھا سکتے ہو!" اس نے سنجو کی جانب پر اُمید نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ کچھ کہا جاتا یا کیا جاتا، موٹر گاڑی سے عجیب قسم کی سی آوازیں آنے لگیں، "ہا۔ ہر۔گا۔ رر۔پٹ۔پٹ......" ہیڈ لائٹس رہ رہ کر چمکنے لگیں اور پھر "ہرچو !" موٹر گاڑی سے آواز نکلی۔ دروازہ تیز آواز کے ساتھ نیچے آگیا، کھڑکیاں بھی کھل کر نیچے آگئیں، اور ہر چیز لڑھکتی ہوئی باہر آگئی۔
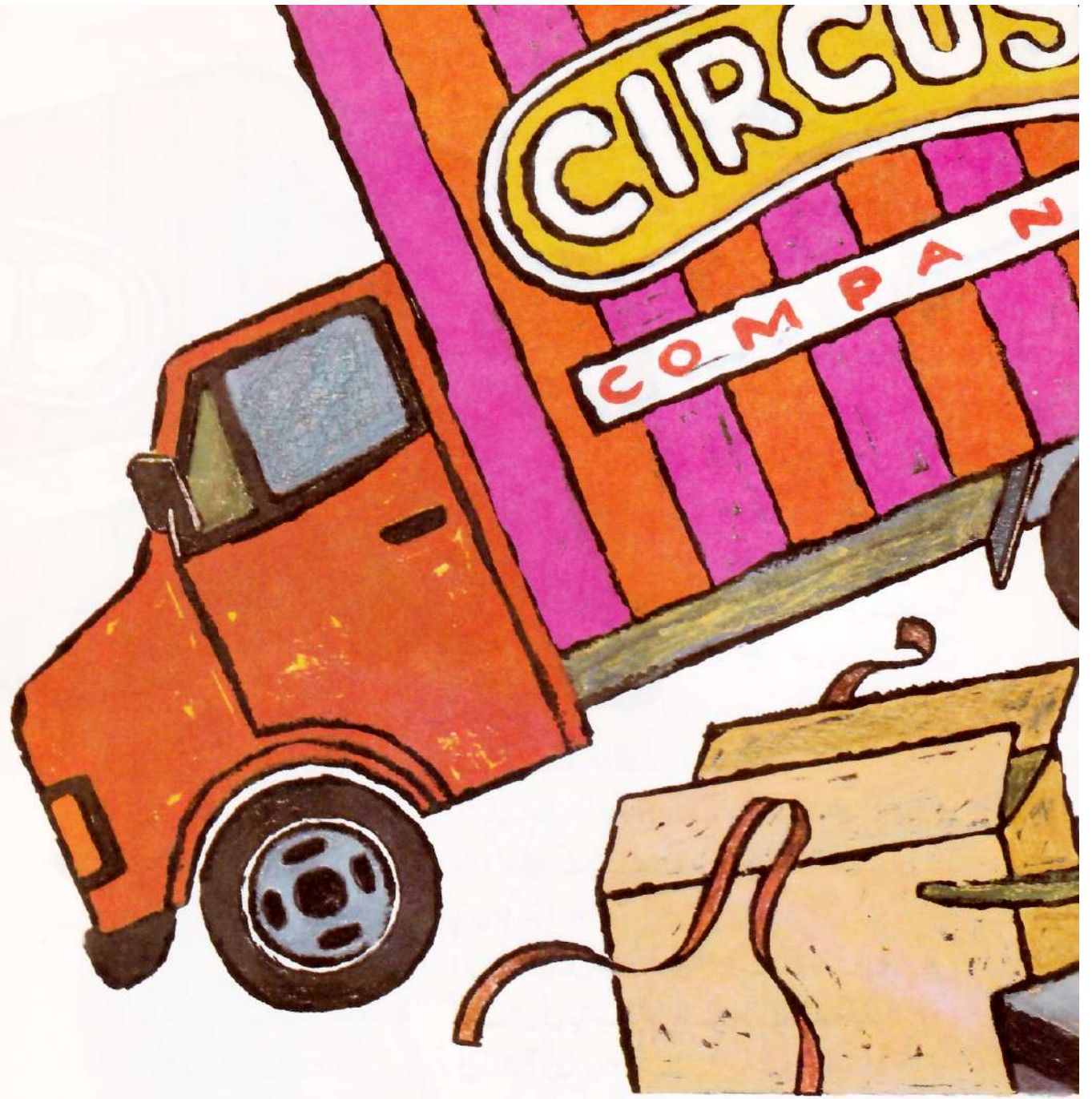
گا۔ گا کنگارو فرش سے چھت تک بار بار اچھلنے لگا۔ اس کے پیٹ کی تھیلی میں اس کا چھوٹا سا بچّہ کانگا بھی تھا۔

"وھی ! کتنا مزہ آرہا ہے !" کانگا چلاّیا کیوں کہ وہ بڑے مزے میں تھیلی کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔

"بچاؤ !" اوپر سے دھیمی سی آواز آئی۔

سنجو نے اوپر نظر اٹھائی تو
دیکھا کہ ایک چھوٹا سا
جوکر گاڑی سے چپکا ہوا،
ہوا میں معلق ہے۔ وہ
یقینی طور پر چھوٹو تھا
اور اس کے پیروں
سے ببّل گم لٹکا ہوا تھا۔
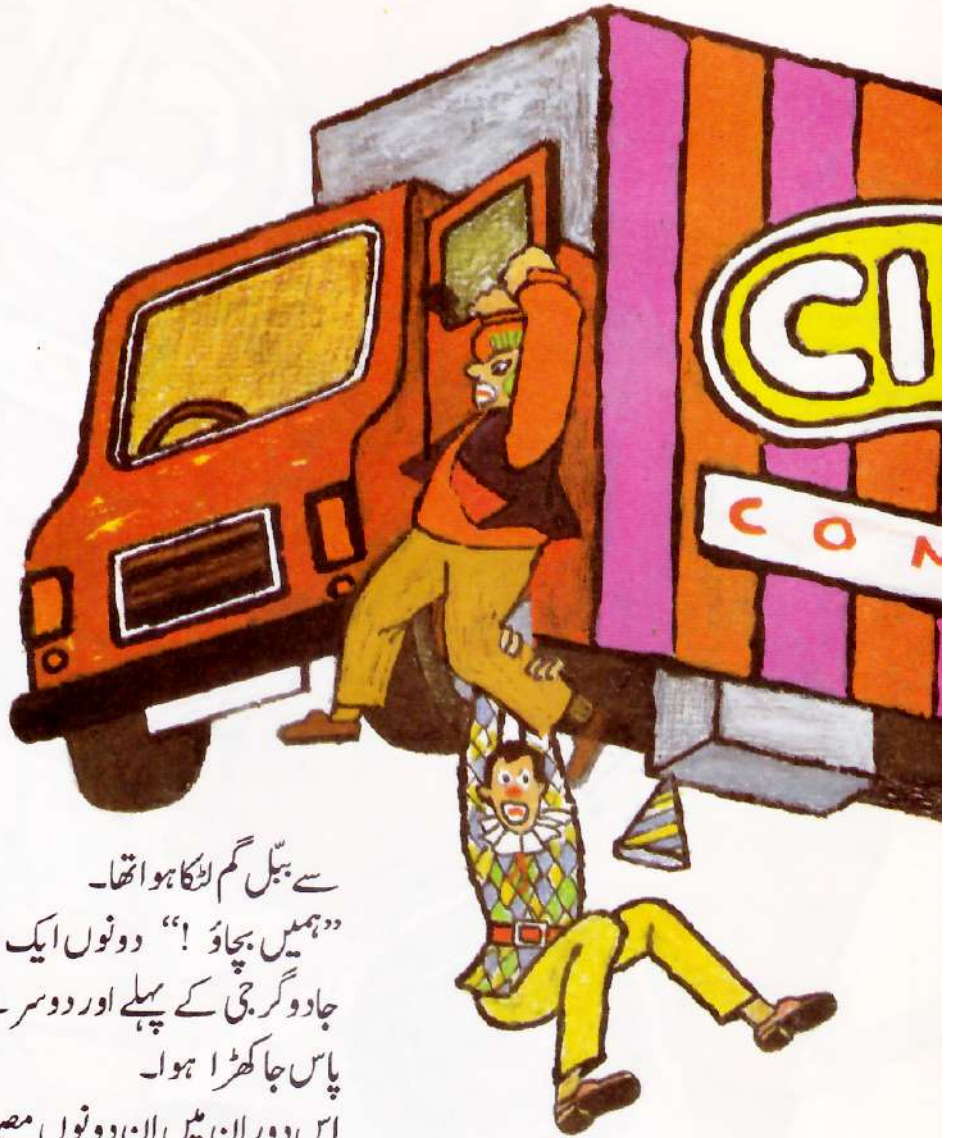
"ہمیں بچاؤ !" دونوں ایک ساتھ چیخے اور سنجو دوڑ کر جادوگر جی کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے بچّوں کے پاس جا کھڑا ہوا۔

اس دوران میں ان دونوں مصیبت کے مارے جوکروں کے ساتھ کیا کیا جانا تھا؟ "کود جاؤ" سنجو نے ان کی جانب ہاتھ ہلاتے ہوئے اشارہ کیا۔

"کیا تم نہیں دیکھ پا رہے ہو......" چھوٹو کی آواز آئی۔

"............ ارے ہم لوگ بہت اونچائی پر ہیں"۔ ببّل گم بولا۔

"زمین سے بہت اوپر؟" چھوٹو بولا۔

"کوئی بات نہیں" گا گا بولا۔ "ارے لڑکے! تم ذرا کانگا کا خیال رکھنا !"

اچانک سنجو نے محسوس کیا کہ کنگارو کا بچّہ اس کے ہاتھوں میں بیٹھا ہوا ہے اتنی دیر میں گا گا نے چھت کی جانب چھلانگ لگائی اور دونوں ڈرپوک جوکروں کو اپنے پیٹ کی تھیلی میں ڈالتا ہوا واپس فرش پر آ گیا۔

" کاش مجھے کوئی بتاتا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے" سنجو نے کسی کو مخاطب کئے بغیر کہا، وہ کانگا کو اب بھی مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔

" کیا تم یہ بات نہیں جانتے" ایک گھوڑا بولا۔ " کہ سو برسوں میں ایک مرتبہ دیگر لوگوں کے سامنے اسی طرح کے کرتب دکھاتے ہیں۔ تاہم سو برسوں میں ایک مرتبہ جیسے کہ آج دکھا رہے ہیں۔ ہم آرام سے بیٹھ کر شو دیکھتے ہیں اور کسی دوسرے کو اپنی جانب سے کرتب دکھانے کے کام پر لگادیتے ہیں"۔

"آج تم ہماری جانب سے کرتب دکھانے کے لیے منتخب کیے گئے ہو"۔ تیندوے نے جواب دیا۔

"مگر میں تو کوئی کرتب یا جادو نہیں جانتا"۔ سنجو نے پریشان ہو کر فریاد کی۔

" بیوقوف !" تارادیوی کی نرم مگر ٹھہری ہوئی آواز آئی، "کیا تم کسی طرح جادوئی حساب کتاب نہیں جانتے ؟"

"نہیں" سنجو بولا، اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔

"تمھیں آخر اسکول میں کیا پڑھایا جاتا ہے؟" تیندوے نے بڑے تعجب سے سوال کیا۔

" اوں ...... پڑھنا لکھنا اور حساب لگانا۔" سنجو نے جلدی سے جواب دیا ! تاہم وہ اس بات پر شرمارہا تھا کہ اس کے اسکول میں جادوئی حساب کتاب نہیں پڑھایا جاتا۔

" اچھا" جادوگرنی کی آواز آئی۔" اگر یہ معاملہ ہے تو پھر ہم چلتے ہیں......"

" نہیں ! براہِ کرم ابھی مت جایئے" سنجو نے انھیں روکنے کی کوشش کی۔

اب سنجو کو اپنے کمرے کی اس غیر معمولی بھیڑ بھاڑ سے ایک طرح دلچسپی پیدا ہو چکی تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ سبھی یہیں رُکیں۔ اچانک اسے ایک بات سوجھی۔

"پوچر جی، براہِ کرم آپ مجھے اپنی بانسری بجانے دیں!"

" اس سے ذرا ہوشیار رہنا !" کتّے نے بانسری اسے دیتے ہوئے غرّا کر کہا۔
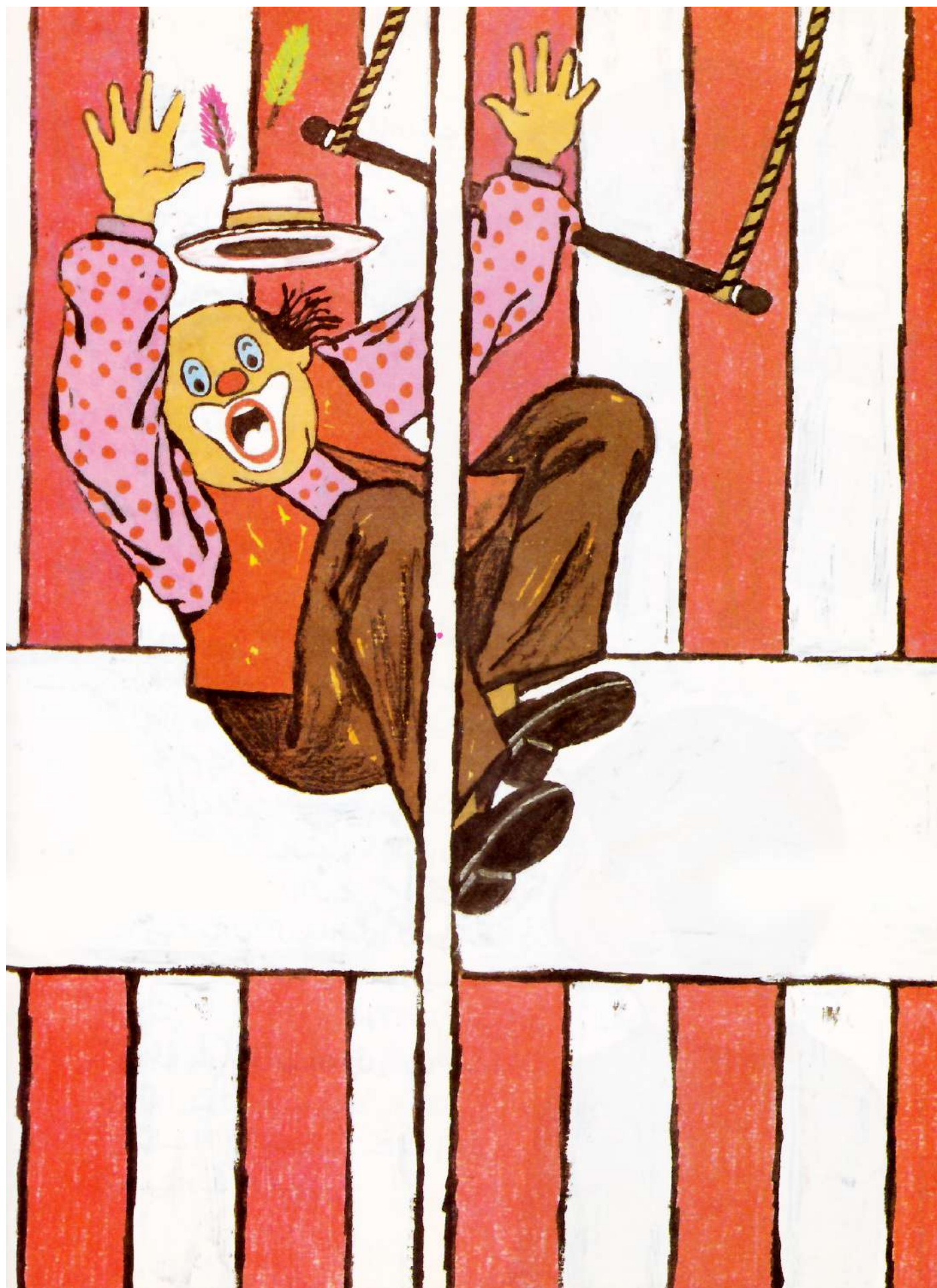
اب سنجو خوف زدہ بھی تھا اور عدم اعتماد کا شکار بھی۔ وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ کس طرح کا جادو وہ دکھائے۔ اس نے خود اپنے سرکس کے کرتب دکھانے شروع کیے جب پہلی مرتبہ جادوئی موسیقی ہوا میں لہرائی تو سرکس کا شامیانہ موٹر گاڑی سے بر آمد ہو کر اپنے آپ میں چھت سے مل کر تن گیا۔ جب شامیانہ کمرے میں موجود بھیڑ کے سروں پر باقاعدہ طریقے سے تن گیا تو ایک نیا اچنبھا نظر آیا......

یہ کیا ! سرکس کے مخصوص ڈنڈے پر ایک موٹا سا جوکر لٹکا ہوا تھا اور جھول رہا تھا۔ سنجو نے اس جوکر پر نظریں جمائے ہوئے اور بانسری بجاتے ہوئے سوچا کہ کیا ہوگا اگر یہ گر پڑے۔ اس بانسری کی آواز کا یہ جادو ہوا کہ اس نے جو کچھ سوچا وہی ہوا۔

"ارے...... رے...... رے۔" چھوٹا جوکر چیخا وہ زمین پر گر پڑا تھا۔ گرنے کی آواز اس قدر زوردار تھی کہ وہاں موجود ہر کوئی خوف سے بھونچکّارہ گیا۔

سنجو نے بانسری بجانی بند کر دی جیسے ہی بانسری کی آواز رکی ایک عجیب بات رونما ہوئی۔ موٹو جو ہوا میں نیچے آرہا تھا وہ وہیں ہوا میں معلق ہو کر رہ گیا۔ اس کی آنکھیں دہشت سے نکلی پڑ رہی تھیں۔

اس نے اپنے اوپر نیچے نظر دوڑائی اور پھر چیخا۔

"کسی نے مجھے پکڑ رکھا ہے؟ مجھے نیچے جانے دو"۔

"ہا۔ہا !" ببّل گم نے قہقہہ لگایا، "اسے وہیں معلق رہنے دو تاکہ میں جوکروں کا سردار بن جاؤں"

"نہیں! میری عمر زیادہ ہے لہٰذا میں جوکروں کا سردار بنوں گا !"

چھوٹو کی باریک سی آواز آئی۔

لیکن سنجو نے شملے میں دیکھی ہوئی اس زبردست برف باری کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا تھا جو اس نے ایک مرتبہ دیکھی تھی وہ یہی سوچتے ہوئے بانسری بجانے لگا۔

بیڈروم میں روئی جیسے سفید نرم اور پیارے پیارے برف کے گالے سب کی آنکھوں کے سامنے برسنے لگے۔ موٹو ایک بڑا سا برف کا گالہ بن کر دوسروں کے ساتھ آہستہ آہستہ نیچے کی جانب آنے لگا۔ اور اب شیر بھی جاگ اٹھے۔ اس دوران ہر طرف ٹھنڈک ہو گئی اور برف کی وجہ سے ہر کوئی کانپنے لگا صرف شیروں کو سردی نہیں لگ رہی تھی۔ کیوں کہ ان لوگوں نے سنجو کے بستر کی چادر کو اپنی ٹھوڑیوں تک کھینچ کر اوڑھ لیا تھا اور پھر سے اپنی جادوئی نیند سو گئے تھے۔
اسی وقت سنجو سے ایک بڑی غلطی سرزد ہو گئی چوں کہ یہاں بے حد ٹھنڈ ہو گئی تھی اس لیے اس نے ایک گرم دن کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ کمرے میں موجود ساری برف پگھلنے لگی پہلے دوسرے اور تیسرے نے اس غلطی کو محسوس کر لیا اور چیخے " سنجو بانسری بجانا بند کرو"۔ سنجو اس قدر ڈر گیا کہ اس نے بانسری پھینک دی۔ برف کے گالے پگھلنا بند ہو گئے۔ لیکن ان میں سے موٹو کون تھا؟ کیا وہ پہلے ہی پگھل گیا تھا؟
" تمہیں اسے واپس لانے کے متعلق سوچنا ہو گا"۔ جادوگر جی نے سنجو سے کہا۔
" لیکن کیسے؟" سنجو نے فریاد کی، " مجھے یاد نہیں ہے کہ وہ کیسا تھا"۔
"میں نے تمہیں پہلے ہی خبر دار کیا تھا کہ چوکس رہنا"۔ پوچر جی غرّایا۔ اب ہم سب کو مل کر موٹو پر توجہ مرکوز کرنی ہو گی اور امید کرنی ہو گی کہ وہ ہمیں واپس مل جائے گا"۔ ببّل گم نے دبی دبی ہنسی کے ساتھ کہا۔ پوچر جی نے کڑی نظروں سے ببّل گم کی طرف دیکھا اور وہ خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔
"براہِ کرم ہر شخص صرف موٹو کے بارے ہی میں سوچے"، جادوگر نے حکم دیا۔ سنجو نے پھر سے بانسری بجانی شروع کر دی۔ اب معاملہ کافی پیچیدہ ہو گیا کیوں کہ ہر کوئی موٹو کے بارے میں الگ الگ طرح سے باتیں یاد کیے ہوئے تھا۔ گاگا کو صرف اس کی بڑی سی لال لال ناک ہی یاد تھی اور برف کے گالے میں پہلے یہی شکل اختیار کی پھر مسخرے کے چمکدار کپڑوں کے متعلق سوچا گیا۔ کپڑے بھی آ گئے مگر ان کے اندر کچھ بھی نہ تھا۔
" یہ سب بیکار ہے ہم نے موٹو کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے"۔ یہ کہتے ہوئے چھوٹا کانگارو نے لگا۔ " نہیں" تارا دیوی بولیں۔ " کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ کہانی سنتے ہوئے ہمیں اپنی آنکھیں بند کرنی ہوں گی اور موٹو کے متعلق سوچنا ہو گا صرف اسی طرح سے وہ واپس مل سکتا ہے"۔
جب تمام لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں تو برف کے گالوں میں ایک عجیب تبدیلی رونما ہونے لگی۔

اس کا جسم بڑھنے لگا۔ بڑھتا گیا اور بھی بڑھتا گیا ساتھ ہی اس کا رنگ اور اس کی شکل بدلنے لگی۔ اچانک موٹو نظر آیا جو پہلے کے مقابلے میں تھوڑا سا دبلا پتلا ہو گیا تھا پھر بھی شاید یہ چیز اس کے لیے اچھی ہی تھی۔

"بہت اچھے!" تارادیوی نے پُر جوش نعرہ لگایا۔ وہ تالی بجا رہی تھی اور اسی وقت سنجو نے بانسری بجانی بند کر دی۔

" اب ہمیں چلنا چاہیے" جادوگر جی نے کہا۔" قبل اس کے کہ کوئی اور گڑبڑ ہو جائے ہم لوگ یہاں سے نکل جائیں"۔

پوچر جی نے بڑی نرمی سے اپنی بانسری سنجو سے واپس لے لی اور سنجو بانسری واپس کر کے بہت خوش تھا۔ اب سنجو نے سب کو الوداع کہی۔ لوہے کی جالیاں کھڑکیوں پر پھر سے تن گئیں، اور کمرہ دوبارہ اپنی پہلے جیسی حالت پر لوٹ آیا۔ بچہ اپنے بستر کی جانب مڑا مگر رک گیا۔
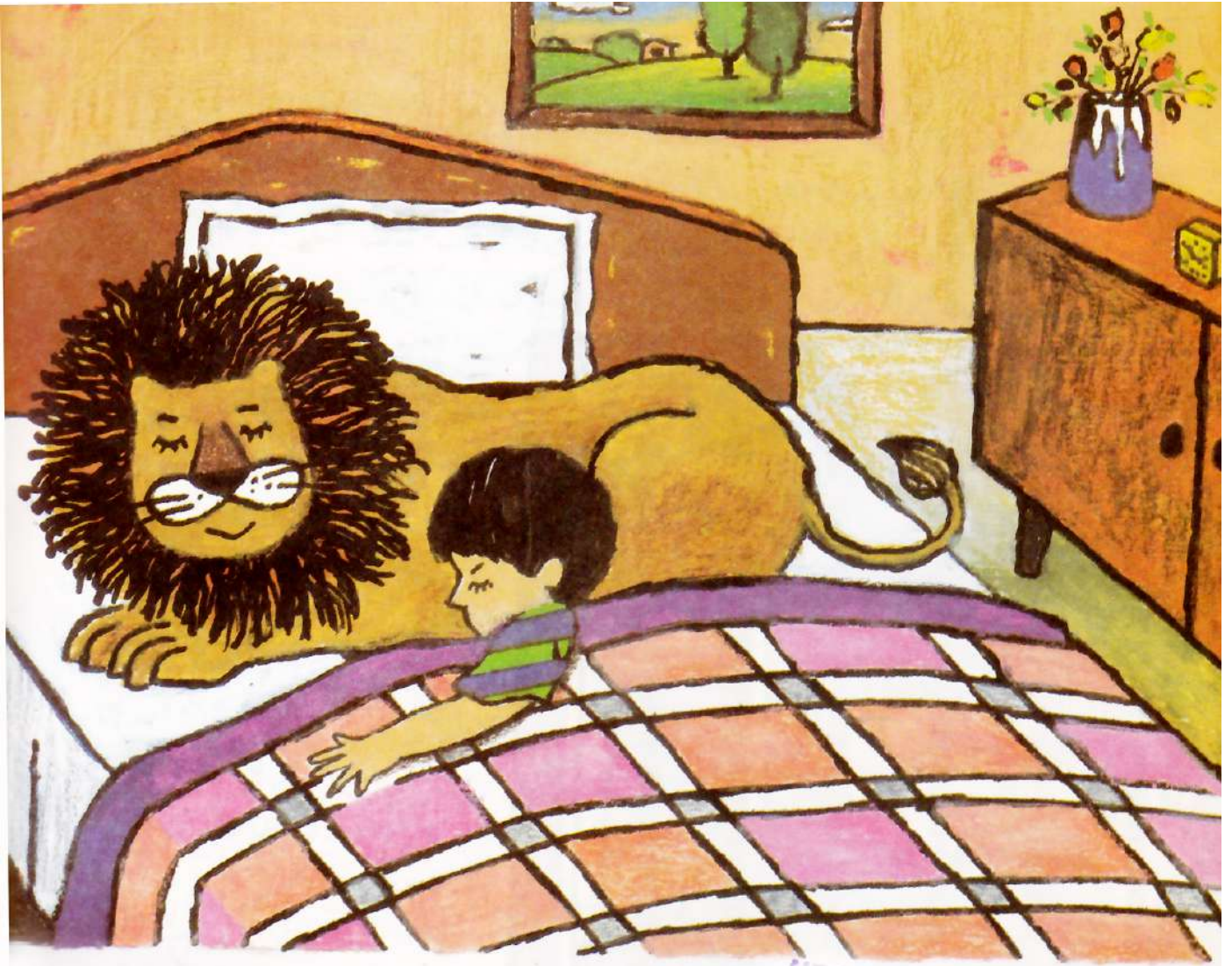
"شیر صاحب، شیر نی صاحبہ اور ان کے بچّو! براہِ مہربانی جاگئے! ہر کوئی جاچکا ہے......" نجو نے کہا۔ ادھر وہ سست کنبہ اس کے بستر میں اب بھی خرّاٹے لے رہا تھا۔ شیر کے ایک بچے نے نیند کے خمار میں ہلکی سی آنکھیں کھولیں اور کہا کہ "کیا ہم کل صبح نہیں جاسکتے؟ ناشتے کے بعد، کیا ایسا نہیں ہو سکتا؟"

ہمارا یہ چھوٹا سا دوست جو نیا جادوئی کرتب سیکھ کر بہت تھکا ہوا تھا اور اسے نیند بھی آرہی تھی، زیادہ بحث نہ کر سکا اور چپ چاپ بستر میں گھس گیا۔ اس نے بڑے شیر کے پیٹ پر اپنا سر رکھ دیا اور پلک جھپکنے سے پہلے وہ سو چکا تھا۔

پہلا انگریزی ایڈیشن : 1996

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 1999

تعداد اشاعت : 3000





قیمت : 15.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.